

## 230021-رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان : (قرآن پڑھویہ اپنوں کی شفاعت کے لیے آتے گا۔) کا کیا مطلب ہے ؟

### سوال

امام مسلم رحمہ اللہ نے ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (قرآن پڑھویہ اپنوں کی شفاعت کے لیے آتے گا۔ زاہر اور این یعنی سورت بقرہ اور آل عمران پڑھو۔۔۔) الحدیث، تو یہاں پر عربی لفظ : {اقرُّوْ وَا} جس کا معنی پڑھنا کیا جاتا ہے، تو اس کی حقیقی معنی کیا ہے حفظ کرنا مراد ہے یا صرف تلاوت مراد ہے ؟

### پسندیدہ جواب

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان میں موجود عربی الفاظ : **{اقرُّوْ وَا} القرآن** کا مطلب ہر قسم کی تلاوت ہے، یعنی قرآن کی تلاوت کرو چاہے وہ قرآن مجید پر دیکھ کر ہو یا زبانی ہو۔

حدیث کے اگلے الفاظ : (اپنوں کی شفاعت کے لیے آتے گا) کا مطلب ہے کہ قرآن پڑھنے والوں کے لیے، مانوہاڑ : "التبیہ شرح الباجم الصغیر" از مناوی (193/1)

مطلب یہ ہے کہ جو بھی قرآن کریم کی پابندی کے ساتھ تلاوت کرتا ہے تو اسے یہ ثواب حاصل ہوگا، پابندی کا معنی حدیث کے عربی الفاظ : "الصحابہ" میں موجود ہے: کیونکہ صاحب عربی زبان میں ایسے شخص کو کہتے ہیں جو کسی کے ساتھ لباوقت گزارے۔

جیسے کہ دائیٰ فتویٰ کیمیٰ کے فتویٰ کے دوسرے ایڈیشن (3/125) میں ہے کہ :

"یہ حتیٰ بات ہے کہ قرآن کریم پڑھ کر قرآن کریم کے تقاضوں کے مطابق ان پر عمل کرنے والا، قرآنی احکامات لاگو کرنے والا، اسے اچھی طرح یاد رکھنے والا، پابندی کے ساتھ تلاوت کرنے والا شخص رضاۓ الہی اور جنت پا کر کامیاب ہو جائے گا، اسے محروم فرشتوں کے ہمراہ جنت میں بلند درجات بھی نصیب ہوں گے، قرآن کریم اس کی شفاعت بھی کرے گا بلکہ قرآن پر عمل کرنے والوں کے حق میں حکمگوا بھی کرے گا چاہے اسے زبانی قرآن یاد ہو یا نہ یاد ہو، اسے پڑھنے والا مصحت دیکھ کر تلاوت کرتا ہو یا زبانی تلاوت کرتا ہو، اس کی دلیل صحیح مسلم میں ہے کہ سیدنا ابو امامہ باہلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (قرآن پڑھویہ اپنوں کی شفاعت کے لیے آتے گا)" ختم شد

نیز یہ بھی ہے کہ قرآن مجید کی طرف سے شفاعت پانے کے لیے صرف قرآن مجید کی تلاوت ہی کافی نہیں ہے، بلکہ تلاوت کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے، اس کی دلیل صحیح مسلم :

(805) کی روایت ہے کہ بنی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (روزی قامت قرآن کریم اور اہل قرآن یعنی ان لوگوں کو لایا جائے گا جو قرآن کریم پر عمل کیا کرتے تھے، قرآن سے آگے سورہ البقرۃ اور آل عمران ایسے ہوں گلیں جیسے کوئی دو بدل ہیں، یا دو سیاہ ساتبائی ہیں جن کے درمیان روشنی کا شکاف ہے، یا پھر پر پھیلائے ہوئے پرندوں کے دو غول ہیں، دونوں سورتیں اپنے تعلق دار کی طرف داری کر رہی ہوں گی۔)

اسی طرح : "مرقاۃ المغایع شرح مشکاة المصابیح" (4/1461) میں ہے کہ :

"حدیث کے الفاظ : (جو قرآن کریم پر عمل کیا کرتے تھے) اس بات کی دلیل ہیں کہ عمل کے بغیر صرف تلاوت کرنے والا اہل قرآن میں سے نہیں ہے، نہ بھی قرآن ان کی شفاعت کرے گا، بلکہ قرآن ایسے بد عمل لوگوں کے خلاف جلت ہوگا۔" ختم شد

الشیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ :

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (قرآن پڑھویہ اپنوں کی شفاعت کے لیے آتے گا۔) یہ حدیث صحیح مسلم میں موجود ہے، یہاں پر "اپنوں" کا مطلب یہ ہے کہ جو لوگ قرآن کریم پر عمل کرتے ہیں، جیسے کہ ایک اور حدیث میں اس کی وضاحت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : (روزی قامت قرآن کریم اور اہل قرآن یعنی ان لوگوں کو لایا جائے گا جو

قرآن کریم پر عمل کیا کرتے تھے۔۔۔ اع) "ختم شد

مجموع فتاویٰ ابن باز (8/156)

مندرجہ بالا تفصیلات کا یہ ہرگز مطلب نہیں ہے کہ انسان قرآن کریم یاد کرنے کی کوشش ہی نہ کرے؛ کیونکہ حافظ قرآن دوسروں سے زیادہ خوبی کا مالک ہے، اس کا مقام و مرتبہ الگ ہے جو کہ نصوص سے ثابت ہے۔

اس بارے میں مزید کے لیے آپ سوال نمبر: (14035) اور (20803) کا جواب ملاحظہ کریں۔

واللہ اعلم